خشیت اللہ رکھتے ہوئے خالص موحّد بن کر اپنی ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱؍مارچ ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

اَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمۡ بِهٖ مِنۡ مَّالٍ وَّبَنِيۡنَ ۝۵۶ نُسَارِعُ لَهُمۡ
فِى الۡخَيۡرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۵۷ اِنَّ الَّذِيۡنَ هُمۡ مِّنۡ خَشۡيَةِ رَبِّهِمۡ
مُّشۡفِقُوۡنَ ۝۵۸ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۵۹ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِرَبِّهِمۡ
لَا يُشۡرِكُوۡنَ ۝۶۰ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوۡبُهُمۡ وَجِلَةٌ اَنَّهُمۡ اِلٰى رَبِّهِمۡ
رٰجِعُوۡنَ ۝۶۱ اُولٰٓـئِكَ يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَهُمۡ لَهَا سٰبِقُوۡنَ ۝۶۲

(المؤمنون:۵۶تا۶۲)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

اس دنیا میں مال و دولت ان لوگوں کو بھی دی جاتی ہے جن سے ہمارا رب ناراض ہوتا ہے اور انہیں بھی دی جاتی ہے جن پر ہمارے رب کی رحمتیں نازل ہو رہی ہوتی ہیں۔

یہ آیات جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کسی آدمی کو مال و دولت کا مل جانا یا اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی یا اس کی نسل میں برکت کا پایا جانا یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ کسی کی اولاد کو کثرت سے بڑھا رہا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ایسے لوگ خدا تعالیٰ

کی راہ میں نیکیاں کرنے والے ہیں اور گویا خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ اور بڑھ چڑھ کر نیکیاں کریں بلکہ وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں دولت کے غلط استعمال سے۔ وہ اپنے جتھے کے زور پر ظلم اور فساد بپا کرنا چاہتے ہیں۔ لوگوں کو تنگ کرتے ہیں اور بھلائی کی باتوں اور خیر خواہی کی راہوں کو اختیار نہیں کرتے۔

پس کسی کے پاس محض مال کا ہونا یا کثرت سے دولت کا ہونا یا آبادی کا زیادہ ہونا جیسا کہ آجکل یورپین ممالک ہیں اور اسی طرح دہریہ ممالک ہیں۔ ان کے پاس دولت بھی بڑی ہے اور جتھہ بھی بڑا ہے۔ بعض ممالک کی کل آبادی سے زیادہ تو ان کی فوجیں ہی ہیں۔ غرض محض دنیوی اموال اور نسل کی کثرت خدا تعالیٰ کے پیار کا نشان نہیں ہوتے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے پیار کا نشان یہ ہے کہ جہاں تک خدا تعالیٰ سے تعلق کا معاملہ ہے خشیۃ اللہ ہونی چاہئے اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو راہِ راست پر قائم رکھنے یا صراطِ مستقیم کی طرف کھینچنے کے لئے جو آسمانی نشان ظاہر کرتا ہے اس کو سمجھنے کی توفیق کا پانا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ انسان کے دل میں کسی قسم کا شرک نہ ہو، نہ وہ اپنے مال کو کچھ سمجھے اور نہ اپنے جتھے کو کچھ سمجھے اور نہ اپنے نفس کو کچھ سمجھے بلکہ جو کچھ بھی توفیق پائے اور جو کچھ بھی حاصل کرے اسے محض اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھے اور اس کا فضل اور رحمت تصور کرے اور جو کچھ بھی اسے ملے اس کا فائدہ وہ دوسروں کو بھی پہنچانے والا ہو اور ڈرتا رہے کہ کہیں بظاہر خیر کے یہ اعمال اور نیکی کی یہ باتیں ریا کے نتیجہ میں یا تکبر اور فخر کی وجہ سے اسے خدا سے دور لے جانے والی نہ بن جائیں۔ انسان ہر وقت اس بات کو یاد رکھے کہ ایک دن اسے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اور پھر خدا تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے کہ وہ نیکیاں مقبول ہونے کے قابل تھیں یا نہیں۔ فرمایا اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ یہ لوگ ہیں جو نیکیوں میں جلد جلد آگے بڑھنے والے ہیں محض مال کوئی چیز نہیں۔ نہ اس سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ چونکہ کسی شخص کے پاس کثرت سے دولت پائی جاتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے بڑا خوش ہے اور یہی حال کثرتِ نسل کا ہے جس کے نتیجہ میں ایک اقتدار پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے اپنے ملک میں بھی دیکھا ہے بعض دیہاتی اور شہری خاندان اپنی خاندانی کثرت کے نتیجہ میں کمزور خاندانوں پر ظلم کرنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ آخر اولاد تو خدا ہی دیتا ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ میرا کثرت بخشنا یہ نہیں ظاہر کرتا کہ تم نے نیکیاں کیں اور میں نے انعام دیا بلکہ یہ بتاتا ہے کہ میں نے تمہارا امتحان لینا چاہا اگر تم امتحان میں ناکام ہو گے تو میرے فضلوں اور رحمتوں کو حاصل کرنے

والے نہیں ہو گے بلکہ میرے غضب اور قہر کی تجلیات تم پر ظاہر ہوں گی لیکن اگر خشیۃ اللہ رکھو گے اور خدا تعالیٰ کے نشانات پر ایمان لاؤ گے تو حقیقی نیکی کرنے والے بن جاؤ گے۔

آیات کا لفظ قرآن کریم میں متعدد جگہ استعمال ہوا ہے اور اپنے اندر بہت وسیع معانی رکھتا ہے۔ میں اس وسعت میں تو اس وقت نہیں جانا چاہتا کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں لمبا عرصہ مجھے انفیکشن رہی ہے اور اس کے علاج کے لئے ڈاکٹر بڑی تیز دوائیں دیتے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے میں اب بھی کمزوری محسوس کر رہا ہوں۔ چونکہ دوائی چھوڑے ہوئے کچھ دن ہو گئے ہیں اور جسم کی کیفیت بھی کچھ ایسی ہو رہی ہے اس لئے میں یہ خطرہ بھی محسوس کر رہا ہوں کہ انفیکشن پھر زیادہ نہ ہو گئی ہو۔ میں بھی دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے صحت سے رکھے۔ اس لئے میں اس وقت اس مضمون کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ میں اپنے بھائیوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اتنا فضل اور اتنا رحم کیا ہے ان ہر دو پہلوؤں کے لحاظ سے بھی جن کا یہاں ذکر کیا گیا ہے یعنی مال و دولت اور اولاد کی کثرت جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ آپ کے ماننے والوں کے اموال میں اور ان کے نفوس میں کثرت بخشی جائے گی وہ پورا ہوا۔ چنانچہ اس وقت آپ کا ایک ایک صحابی بظاہر کمزور، دنیا کا دھتکارا ہوا تھا اور ان میں کوئی جسمانی طاقت نہیں تھی مگر پھر خدا تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ ایسے بیسیوں سینکڑوں صحابہ ہیں جن میں سے ہر ایک کو خدا تعالیٰ کی راہ میں جسمانی طاقتوں کے خرچ کرنے کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں ہر ایک اپنے پیچھے سینکڑوں بچے بچیاں، پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوا یعنی ان کے نفوس میں بھی بڑی کثرت سے برکت بخشی گئی۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے ہمارے بعض بزرگ ایسے بھی تھے جو پانچ پانچ روپے ماہوار گزارہ لینے والے تھے مگر آج ان کی اولاد ہزاروں روپے کما رہی ہے۔ ایک بزرگ کے متعلق تو مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ان کے چار پانچ بچے تھے جو اپنے وقت میں دس دس ہزار روپے مہینہ کما رہے تھے لیکن یہ کثرت اولاد یا کثرت مال و دولت ہم پر ایک ذمہ داری ڈالتی ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں۔ ہم اپنے اموال کو بھی خدا کی رضا اور خوشنودی کے لئے خرچ کرنے والے ہوں اور اپنی اولادوں کی بھی اس طرح تربیت کرنے والے ہوں کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا کرنے والی ہوں۔ دنیا کے لئے

سُکھ اور خوشحالی کے سامان پیدا کرنے والی ہوں۔ کسی کو دکھ نہ پہنچانے والی ہوں۔ ان کے دل میں ہر وقت خشیۃ اللہ رہے۔

اب ہماری زندگیوں میں جو پچھلے چند دن گزرے ہیں ان میں بعض دیہاتی دوست ملنے آتے تھے۔ مجھ سے باتیں کرتے تھے اور خوش تھے اس بات پر کہ وہ ہر روز خدا کے نشان دیکھتے ہیں۔ اس تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ وقت کی بھی تنگی ہے اور بعض تفاصیل بتانی بھی مناسب نہیں ہوتیں۔ سب سمجھتے ہیں۔ غرض یہ آیات یہ نشان اور اپنے رب کے پیار کی یہ علامتیں دیکھنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ انہیں سمجھنا چاہیئے ان سے اثر قبول کرنا چاہیئے اور کثرت سے خدا کی تسبیح وتحمید کرنی چاہیئے۔ دوستوں کو اپنے اموال خدا کی راہ میں اس کی رضا کے حصول کے لئے زیادہ بشاشت کے ساتھ خرچ کرنے چاہئیں اور اپنی اولادوں کی تربیت اس طرح کرنی چاہیئے کہ احمدیوں کے گھروں میں ایسی نسل پیدا ہو جو خدا کے ہر بندہ کی خواہ اس کا مذہب اور عقیدہ کچھ ہی ہو یا کہیں کا رہنے والا ہو رنگ اور نسل کے امتیاز کے بغیر بنی نوع انسان کی خیر خواہی کرنے والی ہو تا کہ دنیا میں انقلاب عظیم بپا ہو جائے۔

انقلاب مختلف شکلوں میں رونما ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ نوع انسانی کی زندگی میں خونی انقلاب آتے رہے ہیں اور بعض انقلاب محبت کی فراوانی کے انقلاب آتے رہے ہیں جیسا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک انقلاب عظیم بپا ہوا اور وہ انقلاب عظیم بپا ہوا تھا نوعِ انسانی کی خیر خواہی کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ جو دنیا نے انقلاب عظیم دیکھا کہ سارا بُت پرست عرب مسلمان ہو گیا اور اس انقلاب نے وحشی اور درندہ صفت لوگوں کو انسان بنا دیا۔ صرف انسان ہی نہیں باخدا اور خدا ترس انسان بنا دیا۔ لوگوں کی بھلائی کے لئے ایک قوم پیدا کر دی۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا؟ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبینہ دعائیں تھیں جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر آپ دنیا کے لئے کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اُمّتِ مسلمہ میں کئی بزرگ پیدا ہوئے جنہوں نے دعاؤں کے ذریعہ نوع انسانی کی خیر خواہی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی اور خدا تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول کر کے غیر مسلموں کو اسلام کی آیات کے سمجھنے کی توفیق دی اور اس طرح اسلام صدیوں تک ملک ملک، علاقہ علاقہ میں پھیلتا رہا اور آج وہ زمانہ ہم تک پہنچ گیا اور آج تو ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے کا وقت ہے۔ یہ زمانہ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا اور آپ نے

امت محمدیہ کو بشارتیں دیں، غلبہ اسلام کا زمانہ ہے۔ اس لئے جو احمدی اولاد ہے، احمدیوں کی جونفری، تعداد اور طاقت ہے اور ان کو جو دولت دی گئی ہے اس کا صرف ایک مصرف ہونا چاہیئے کہ خدا کی خشیت رکھتے اور آیات کو دیکھتے ہوئے اور ہر قسم کے شرک اور فخر اور تکبر سے بچتے ہوئے محض موحد بن کر خالص موحّد بن کر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ یہ زمانہ صرف مال کی قربانی ہی نہیں مانگتا اوقات کی قربانی بھی مانگتا ہے، توجہ کی قربانی بھی مانگتا ہے۔ زمانہ یہ چاہتا ہے کہ انسان بجائے اس کے کہ ناولیں پڑھے وہ قرآن کریم پڑھے اور اس پر تدبر کرے۔ زمانہ یہ قربانی مانگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی جو تفسیر کی ہے انسان اس کو زیر مطالعہ رکھے۔ یہ عجیب علمی دولت ہے اور ایک ایسا خزانہ ہے جس کی دنیوی مال و دولت قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ اس کی طرف ہر احمدی کو پوری توجہ دینی چاہیئے۔

دوست نظام جماعت کے ماتحت چندے دیتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہی تو سب کچھ نہیں۔ اس میں بھی خدا تعالیٰ نے بڑی برکت ڈالی ہے اور احمدی کے دل کو بڑی وسعت عطا کی ہے۔ خدا کے فضل سے ہر سال پچھلے سال کی نسبت قدم آگے کی طرف بڑھا ہوا ہے۔ مالی قربانیوں میں تیزی ہے، پھیلاؤ ہے اور وسعت ہے کہ انسان حیران اور اس کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اب پھر ایک مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت اس طرف بھی توجہ کرے گی۔ ہر جماعت اپنے اپنے بجٹ سے زیادہ قربانیاں کرے گی لیکن میں محض اس طرف توجہ نہیں دلانا چاہتا میں تو ان آیات قرآنیہ کی روشنی میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے دل میں خشیت اللہ پیدا کرو۔ خشیت اللہ خشیت اللہ میں بھی فرق ہے اس میں بھی ایک تدریجی ترقی ہوتی ہے۔ ہر عالم میں ترقی ہوتی ہے ہر انسان کے تجربے اور علم میں ترقی ہوتی ہے۔ اسی طرح خشیت اللہ کے میدان میں بھی آگے سے آگے بڑھو۔ خدا تعالیٰ تمہیں آیات کو جذب کرنے کی زیادہ توفیق دے۔ خدا تعالیٰ اپنے نشان تم پر پہلے کی نسبت زیادہ نازل کرے اور ان نشانات کو دیکھ کر تمہیں پہلے سے زیادہ تسبیح اور تحمید کرنے کی توفیق ملے۔ خدا کرے کہ شرک کسی دروازے سے بھی تمہاری زندگیوں میں داخل نہ ہو اور جو کچھ خدا نے تمہیں دیا ہے اسے خدا کے لئے خدا کے بندوں کی خیر خواہی کے لئے تم خرچ کرو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲؍ مارچ ۱۹۷۷ء صفحہ ۲ تا ۴)